NC
www.novelsclubb.com
قرمز
عین الحیات
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

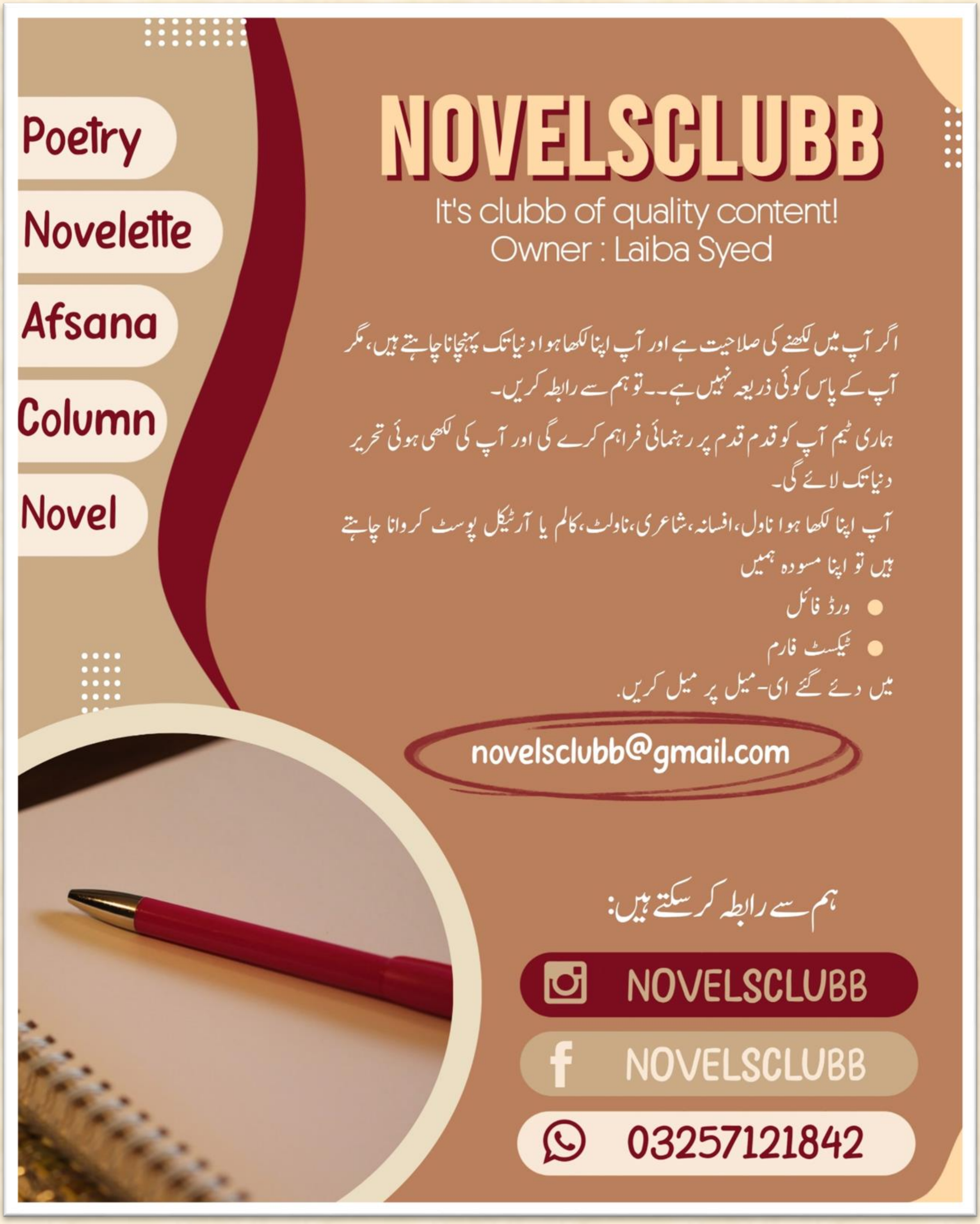
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

قرمز

از قلم

عین الحیات

Clubb of Quality Content!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرمزِ

از قلم عین الحیات

ناولز کلب
Club for Quality Content

شہرِ خُرنامی:

پچھلے منظر سے نکل کر خرنامی کا حال دیکھیں تو، شہنشاہ کی بگھی شہر کے ایک مصروف علاقے میں داخل ہو چکی تھی۔

بگھی کے اگلے حصے پر لگا ریاست کا سرخ پرچم پوری شان سے لہرا رہا تھا۔اور لوگ اس بگھی کے استقبال کی خاطر راستے کے دونوں اطراف جمع ہو کر شہنشاہ کو جی بھر کر دعاؤں سے نواز رہے تھے۔

آشائن کی جارحانہ قید سے آزادی کے بعد وہ پہلی مرتبہ عوام کے درمیان آیا تھا۔

اسی باعث لوگوں کا جوش و خروش دیدنی تھا۔

دس سال قبل ہوئی اُس جنگ میں ملی شکست کو بھلائے سب صرف اس کے واپس لوٹ آنے ہی پر مطمئن تھے۔ کیوں کہ لیتیح عوف کی موجودگی ان کی دس سالہ پستی کا خاتمہ تھی۔

دوسری جانب، ان پرجوش نعروں کے درمیان لینہ یارا بگھی کا پردہ ہلکا سا سرکائے اس طرح باہر جھانک رہی تھی کہ لوگوں کی نظروں میں نہ آسکے۔

البتہ یہ نظارہ اس کے لئے حیران کن مگر خوش آئند تھا۔

جبکہ بگھی کے اندر لینہ کے دوسری طرف، آمنے سامنے بیٹھے لیتیح اور ضیغم اس منظر میں جیسے موجود ہی نہ تھے۔ کیوں کہ اس سمے لیتیح کا ذہن ضیغم سے دماغی طور پر رابطہ کر کے اسے کچھ ہدایات جاری کر رہا تھا۔

اور ضیغم خاموشی سے سر ہلاتا، وہ ہدایات سن رہا تھا۔

ہاں، اس کے چہرے پر پھیلے تاثرات کچھ ایسے تھے کہ اگر لینہ یارا کی توجہ باہر کے منظر پر نہ ہوتی تو وہ اسے دیکھ کر الجھن کا شکار ضرور ہوتی۔

”حاکم (گورنر) کی رہائش گاہ جانے سے قبل لینہ یارا کو ثروت خاتون کی سرائے پہنچانا ہے۔وہ وہیں قیام کرے گی۔“

اپنی خیال بینی کی طاقت کا استعمال کرتا وہ ضیغم سے ذہنی مکالمہ کر رہا تھا۔

اور اس بات پر ضیغم کے چہرے پر الجھن بھرے تاثرات پھیلے تھے۔

”شہزادی ہمارے ساتھ موجود نہیں ہوں گی اس سفر میں؟“

اس نے آنکھوں میں سوال لئے لیتح کی جانب دیکھا تھا۔

”نہیں!“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یک لفظی جواب آیا۔

”مگر کیوں؟“

یہ سوال وہ کبھی بھی براہ راست اس سے پوچھنے کی جرأت نہ کر پاتا۔ مگر ذہنی مکالمے کے دوران یہ سوال از خود لیتح پر آشکار ہو گیا تھا۔

اور لیتیح نے اس کی کم علمی پر نفی میں سر ہلایا تھا۔ لینہ نے بھی اسی پل پردہ دوبارہ برابر کرتے گردن ان دونوں کی جانب پھیری تھی، جو فی الحال اس کی جانب متوجہ نہ تھے۔

"چند معاملات ایسے ہیں، جن میں تمہیں کافی کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے ضیغم۔"

اس کی آنکھیں سکڑ کر پھیلیں۔ اور باہر کے منظر سے نگاہیں ہٹا چکی لینہ نے حیرت سے اس کے کچھ کہتے تاثرات دیکھے، پھر کسی احساس کے تحت تیزی سے ضیغم کی جانب نظریں گھمائیں۔

"آپ ہی بتادیں شہنشاہ، میں ٹھہرا کم عقل۔"

ضیغم نے ہتھیار ڈالتے معصومانہ صورت بنائی۔ اور ان دونوں کو باری باری تکتی لینہ نے اپنی مسکراہٹ دبانے کی خاطر سختی سے لب کاٹے۔ جیسے اسے اندازہ ہو گیا ہو کہ وہ دونوں ذہنی مکالمے میں مشغول ہیں۔

اگلے ہی لمحے اسے ایک شرارت سوجھی تھی۔ اس نے گود میں دھرے اپنے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو معمولی سی حرکت دی اور اس کے ہاتھ سے نکلی نیلی روشنی دو حصوں میں بٹ کر

ناولز کلب
Clubb by Quality Content

ضیغم اور لیتیح سے یک بار گی جا کر ٹکرائی۔ جس کے بابت انہیں گفتگو میں مصروف ہونے کے باعث اندازہ نہ ہو سکا تھا۔

یہ اسے آتے چند جادوؤں میں سے ایک تھا۔ اور اب لینہ جانتی تھی کہ وہ ان دونوں کی گفتگو کو باآسانی سن پائے گی۔

اس کے چہرے پر رقصاں شرارتی مسکراہٹ میں اضافہ ہوا۔

دوسری جانب، ضیغم کے سوال پر لیتیح نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے، اپنا جواب اس تک پہنچایا۔

''بادشاہ یا امیر کے ساتھ سفر پر موجود ''غیر'' عورت کو عیب دار سمجھا جاتا ہے ضیغم۔''

اپنے اس جملے سے اس نے مقابل کو بہت کچھ باور کروا دیا تھا۔

اور اس کا یہ جملہ ضیغم کے ساتھ ساتھ لینہ کے ذہن میں بھی داخل ہوا تھا۔ لینہ کی شرارتی مسکان سمٹی، آہستہ سے نظریں پھیر کر لیتیح کو دیکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر ضیغم کے پاس اب بھی ایک سوال تھا۔اور اس نے وہ سوال اپنے ذہن سے آزاد بھی کیا تھا۔

"پر شہزادی خرنامی آنے کے لیے اتنی پر جوش کیوں تھیں آخر؟"

اس سوال پر لیتھ نے ضبط کرتے ایک سرد نگاہ ضیغم پر ڈالی۔اور لینہ کا سانس پل بھر کو اٹکا۔

نجانے کیوں؟

"اگر تم خرنامی کا دوسرا نام دہرا لیتے تو اس سوال کی نوبت نہ آتی۔"

لیتھ نے لینہ کی حرکت سے انجان، یہ جواب مقابل تک منتقل کیا۔اور لینہ نے بے اختیار ایک سرد آہ بھری۔

جبکہ ضیغم ذہن پر زور ڈالتا خرنامی کا دوسرا نام یاد کرنے لگا تھا۔اور ذہن نے اسے زیادہ تنگ نہ کیا تھا بلکہ فوراً ہی وہ نام اس کی یادداشت پر ابھار دیا تھا۔

"ہنسوں کا شہر!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے اندر ہی اندر دہراتے سر شاری سے سر ہلایا۔ کیوں کہ بلآخر اسے لینہ یارا کے یہاں آنے کی وجہ سمجھ آگئی تھی۔

اور اب کے لییتح نے ایک گہری سانس کھینچی تھی۔ جبکہ لینہ بھی کچھ اطمینان محسوس کرنے لگی تھی۔ ایسا اطمینان جو کسی راز کے محفوظ ہو جانے پر محسوس کیا جاتا ہے۔

"خیر۔۔۔" لییتح نے پھر آغاز کیا۔ "تم حاکم کی رہائش گاہ سے فراغت کے بعد لینہ یارا کے آس پاس سائے کی طرح موجود رہنا۔" اس نئے حکم پر ضیغم نے چونک کر اسے دیکھا۔ لینہ بھی ٹھہر سی گئی۔ "یاد رہے! اس بار کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے ضیغم، ایک کھروچ تو دور کی بات ہے اگر اسے ایک کانٹا بھی چبھا تو تمہارا سر کاٹ کر خرنامی کی فصیل پر لٹکاؤں گا۔"

سرد مہری کی الگ ہی مثال قائم کی تھی اس سمے لییتح عوف نے اور ضیغم نے دہل کر اپنی گردن کو چھوا تھا۔

پھر اس نے ضیغم کے اگلے کسی بھی سوال سے قبل جھٹ رابطہ منقطع کیا اور ضیغم خشک لبوں پر زبان پھیرتا اسے دیکھ کر رہ گیا۔

البتہ، ضیغم کے چہرے پر پھیلے متوحش تاثرات دیکھ کر لینہ نے ایک خفگی بھری نگاہ لیتیح پر ضرور ڈالی تھی، جو اس کی اس نگاہ سے یکسر انجان تھا۔

پھر چند پل ہوں ہی گزرے۔

اور تھوڑی ہی دیر میں یہ شاہی بگھی لینہ یارا کو ثروت خاتون کی سرائے پر چھوڑنے کے بعد حاکم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوئی۔

اگر اس بگھی کا پیچھا کرے بغیر ثروت خاتون کی سرائے کی جانب آئیں تو داخلے کے ساتھ ہی چھوٹا سا مطعم بنا تھا جس کے اختتام پر بائیں طرف موجود سیڑھیاں گولائی صورت اوپری منزل کی طرف جاتی تھیں جہاں سرائے کے کمرے موجود تھے۔

یہ سرائے دراصل ثروت خاتون کے شوہر کی تھی، جسے ان کے وصال کے بعد ثروت خاتون نے سنبھال لیا تھا۔ ہر ماہ وہ چند دن کے لئے یہاں آتیں، جبکہ ان کے پیچھے یہ سرائے یہاں کی باورچن سارہ خاتون سنبھالتی تھیں۔

اب اگر کمروں سے نکل کر دوبارہ نچلی طرف آئیں تو لینہ یارا مطعم کی وسطی میز کے ساتھ رکھی کرسی پر ثروت خاتون کے مقابل براجمان تھی۔اس سرائے میں عموماً لوگوں کی آمدو رفت کافی محدود رہتی تھی۔اس سمے بھی مطعم میں ان دونوں کے سِوا کوئی اور موجود نہ تھا۔

جبکہ ان کے چہرے بتانے کے لئے کافی تھے کہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو خوش گوار نوعیت کی ہر گز نہیں ہے۔

"آپ جو کرنا چاہتی ہیں وہ کام آسان نہیں ہے۔شہنشاہ کبھی آپ کو اس کی اجازت نہیں دیں گے شہزادی۔"

کچھ دیر قبل اسے یہاں دیکھ کر ثروت خاتون جس مسرت کی کیفیت کا شکار ہوئی تھیں، وہ کیفیت لینہ کی یہاں موجودگی کی اصل وجہ جاننے کے بعد اب سمٹ گئی تھی۔

وہ یک دم ہی جیسے پریشان سی ہو گئی تھیں۔

"ہم جانتے ہیں، اسی لئے انہیں بتائے بغیر یہ کام انجام دینا چاہتے ہیں۔"

لینہ کے لہجے میں گھمبیرتا کی آمیزش تھی۔جبکہ ذہن کہیں دور الجھا ہوا تھا۔

”پر شہزادی۔۔۔“ثروت خاتون بے چین ہوئیں۔”آپ کو خود بھی اچھے سے معلوم ہے کہ شہنشاہ نے آپ کے اطراف پہرہ قائم کررکھا ہے۔آج نہیں تو کل انہیں معلوم ہو ہی جائے گا۔“

وہ جیسے لیتیح کے ردِ عمل کو سوچ کر خوف زدہ تھیں۔

”ہم اچھے سے جانتے ہیں ثروت خاتون کہ لیتیح ہمیں یہاں لاکر یوں تنہا کبھی نہیں چھوڑیں گے۔لیکن ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہمیں ان کا پہرہ کس طرح توڑنا ہے۔“

اس کا لہجہ مضبوط تھا۔جیسے وہ سب کچھ سوچ بیٹھی ہو۔

”شہزادی۔۔۔“ثروت خاتون ہنوز فکر مند تھیں۔”وہ انسان ہر ایک سے نہیں ملتا۔آپ اگر اس سے ملنے میں کامیاب ہو بھی گئیں تو لازم نہیں ہے کہ ”وہ“ آپ کو آپ کے سوال کا جواب دے۔“

انہوں نے اسے کچھ سمجھانا چاہا تھا۔

"اس سے مل تو ہم لیں گے ثروت خاتون، مگر اپنے سوال کے جواب کی خاطر ہمیں اپنی جادوئی طاقتوں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ہم نے سن رکھا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو ملاقات کا اہل نہیں سمجھتا جن کی جادوئی طاقتیں کمزور ہوں۔"

اور ایسا کہتے ہوئے لینہ کا لہجہ کچھ بجھ سا گیا تھا۔

ثروت خاتون نے اس کی اداسی کو محسوس کرتے تاسف سے اسے دیکھا۔

"آپ نے درست سنا ہے۔" مگر اس کی تائید کرنا نہیں اس پل ضروری لگا تھا۔ "اور۔۔۔ آپ کا جادو تو۔۔۔"

اب کے وہ کچھ کہنے کی چاہ کے باوجود لینہ کو برا محسوس نہ کرانے کی خاطر خاموش ہو گئی تھیں۔

دوسری جانب، ان کے اَن کہے لفظوں کو سمجھتی لینہ نے ان کی بات پر زیادہ توجہ دی ہی نہ تھی۔

"ہم جانتے ہیں آپ کیا سوچ رہی ہیں۔" اس نے نظریں اٹھا کر ایک خاموش نگاہ ان پر ڈالی۔ "مگر اس کا حل بھی ہے ہمارے پاس۔"

کچھ تھا اس کے لہجے میں۔

ایک عجیب سا تاثر۔

آج وہ معمول سے ہٹ کر کچھ زیادہ ہی سنجیدہ دکھائی دے رہی تھی۔

ثروت خاتون نے بری طرح چونک کر اسے دیکھا۔ وہ اس کے جملے میں پوشیدہ مفہوم کو اچھے سے سمجھی تھیں۔

"آپ ایسا کچھ نہیں کرنے والی ہیں شہزادی۔ شہنشاہ کو معلوم ہوا تو۔۔۔"

"اگر انہیں معلوم ہو بھی گیا تو کم از کم وہ ہماری جان نہیں لیں گے۔" اس نے ثروت خاتون کو بات مکمل کرنے نہیں دی۔ "مگر ہمارے لائحہ عمل کے لئے یہ ضروری ہے۔ ویسے بھی خُرنامی آنے سے قبل جو واقعہ پیش آیا تھا، اس نے ہمارے ذہن کو الگ طرح سے متاثر کیا ہے۔" اس کے ذہن کے پردے پر اُن چاروں مردوں کی غلیظ نظریں ابھر کر ڈوبی تھیں۔ "اُس لڑکی کو بے یار و مددگار دیکھ کر ہم نے خود کو بے بسی کے جس پاتال میں پایا تھا اس پاتال میں چند لمحے قیام ہی نے ہم پر یہ حقیقت آشکار کر دی تھی کہ عالمِ طلسمات میں رہنے کی خاطر جادو سیکھنا اور طاقت ور بننا کیوں ضروری ہے۔ یہاں کمزوروں کی کوئی جگہ

نہیں ہے ثروت خاتون۔" اس کی آواز تیز اور لہجہ مضبوط ہوتا جا رہا تھا۔ "ہم نے زندگی کا ایک بڑا حصہ اپنے لوگوں کی حفاظت کے بیچ اپنے مکان کی چار دیواری میں گزارا ہے۔ اس دنیا سے ہمارا واسطہ اس طرح کبھی نہیں پڑا جس طرح اب پڑا ہے۔ لیتیح عوف کب تک ہماری حفاظت پر معمور رہیں گے ؟" کچھ تھا اس کے لہجے میں، جس نے مقابل موجود عورت کو مکمل خاموش کر دیا تھا۔ "ہم ساری زندگی لیتیح کی انگلی پکڑ کر نہیں چل سکتے۔ ہاں، ہمیں اس عالم سے جادو کا خاتمہ کرنا ہے۔ مگر اس کے لئے ہمیں اپنے آپ کو طاقت کے اس مقام تک لے کر جانا ہے جہاں لوگ ہماری بات کو ترجیح دیں۔ اور جس حالت میں فی الحال ہم ہیں، اس حالت میں یہ ممکن نہیں۔ مگر افسوس کہ ہمیں یہ سب بہت دیر سے سمجھ آیا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کہتے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ جیسے مزید اس سلسلے میں کوئی بات نہ کرنا چاہتی ہو۔

"شہزادی!"

ثروت خاتون نے اسے جاتا دیکھ تیزی سے پکارا۔ اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ٹھہر کر سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔

"کیا آپ کا فیصلہ اٹل ہے؟ کیا آپ واقعی اُس سے ملنے کی خاطر اپنی جادوئی طاقتیں بڑھانا چاہتی ہیں؟"

اس کی آنکھوں میں سوال دیکھ کر انہوں نے ایک بار پھر کوشش کرنا چاہی۔

"اُس شخص سے ہمیں ہر حال میں ملنا ہے ثروت خاتون۔ اور آپ جانتی ہیں یہ سب ہم اپنے لئے نہیں کر رہے۔"

اس کا یہ جملہ ثروت خاتون کے لئے آخری حد ثابت ہوا تھا۔

درست ہی تو کہہ رہی تھی وہ، یہ سب وہ اپنے لئے تو نہیں کر رہی تھی۔

وہ سوچ کر رہ گئیں، اور دوسری جانب لینہ یارا مزید رکے بنا، بائیں طرف بنی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

پیچھے باورچی خانے سے نکل کر آتی سارہ خاتون (اس سرائے کی باورچن) نے ان کی گفتگو کے اختتام کو سن کر، آشائن کی اس شہزادی کو بغور دیکھا تھا۔

کچھ منفرد لگی تھی انہیں یہ عورت۔

چاندی کا ایک ہالہ تھا جو اس کے اطراف قائم تھا۔

چمک دار سا سفیدی مائل ہالہ، جس میں سیاہی کی معمولی سی بھی آمیزش نہ تھی۔

(کوئی اس قدر سفیدی کا حامل کیسے ہو سکتا ہے؟)

وہ سوچ کر رہ گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گورنر کی رہائش گاہ:

منظر تھا حاکم (گورنر) کی رہائش گاہ کے دیوان خانے کا، جہاں اونچی چھت پر وسط میں لٹکے فانوس میں لگی موم بتیاں فی الحال بجھی ہوئی تھیں۔ جبکہ کشادہ کھڑکیوں سے آتی سورج کی تیز روشنی پورے دیوان خانے کو منور کرتی ہر حصے کو چمک کا احساس بخش رہی تھی۔

داخلی دروازے کے ٹھیک سامنے والی دیوار کے نزدیک چبوترا بنا تھا۔ جس پر بچھے تخت پر شہنشاہ لیتح عوف براجمان تھا۔ اور اس تخت کے دائیں جانب ضیغم ہاتھ باندھے، نظریں

جھکائے، یوں کھڑا تھا جیسے اس جگہ موجود ہی نہ ہو، جبکہ چبوترے کے نیچے دائیں اور بائیں قطار در قطار لگی کرسیوں پر حاکم (گورنر)، قاضی، ناظم اور حاکم کا مشیر براجمان تھے۔

اتنے لوگوں کی موجودگی کے باعث وہاں ایسی خاموشی تھی کہ سوئی بھی گرتی تو آواز پیدا کر جاتی۔

لیتح کا بے تاثر چہرہ ان تمام کی گفتگو میں پہل کرنے کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہو رہا تھا۔ وہ چاروں مرد سمجھنے سے قاصر تھے کہ گفتگو کس طرح شروع کی جائے۔

وہ لوگ کبھی ایک دوسرے کو دیکھتے تو کبھی لیتح کو۔

وہ لیتح جو، دس برس بعد ان کے سامنے تھا، اور وہ تمام دس برس قبل بھی اس کے سامنے بات کرنے میں احتیاط برتا کرتے تھے۔ اور اب تو اس کی پختگی جس جوش پر تھی اسے دیکھ کر ان کی زبانیں تالو سے جا چپکی تھیں۔

دفعتاً ماحول پر چھائی کثافت کو دور کرنے کی خاطر ضیغم نے کھنکھار کر گلا صاف کرتے ان چاروں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

”شہنشاہ منتظر ہیں۔“

تین الفاظ، بس تین الفاظ انہیں بتانے کے لئے کافی تھے کہ انہیں اب بات کا آغاز کر دینا چاہیئے۔

ان تمام کی نظریں ایک بار اور آپس میں ٹکرائیں پھر حاکم (گورنر) نے گہری سانس بھرتے پہل کی۔

"آپ کی آمد باعثِ شرف ہے شہنشاہ، ہمیں خوشی ہے کہ آپ اس معاملے کی چھان بین کی خاطر بذاتِ خود تشریف لائیں ہیں۔"

اس کے لہجے میں خوش آمد کا رنگ تھا۔ باقی تینوں افراد نے بھی خوش آمدی انداز میں تائید کرتے سر ہلایا۔

جبکہ لیتیح کے تاثرات میں معمولی سی بھی تبدیلی نہ آئی تھی۔ ہاں، مگر اس نے اپنے لب ضرور کھولے تھے۔

"آلتھس کی رعایا کے معاملات میرے اپنے معاملات ہیں۔ مجھے آنا ہی تھا۔"

Clubb of Quality Content!

تخت کے ہتھے پر بازو پھیلائے بیٹھا وہ اپنے مخصوص رعب دار لہجے میں متانت سے بولا۔ اور اس کی اس بات پر مقابل موجود چاروں مردوں کو ایک بار پھر خاموش نظروں کا تبادلہ کرنے کی نوبت پیش آئی۔

"ہم پچھلے دس سالوں سے آپ کے منتظر تھے شہنشاہ، آپ کو یہاں پا کر ہماری سالوں کی دعائیں رنگ لے آئی ہیں۔"

یہ جملہ قاضی کی جانب سے آیا تھا۔ لیتھ نے ایک نظر اُس پر ڈالی۔

اور یہ ایک نظر اسے بتانے کے لئے کافی تھی کہ وہ شخص جھوٹ نہیں کہہ رہا۔ مگر وہ اتنا سچ بھی نہیں کہہ رہا، جتنا وہ اپنے تاثرات سے ثابت کرنا چاہ رہا تھا۔

"مدعے پر آیئے!"

اس نے ان کی مصنوعی مٹھاس پر چہرے سے ناپسندیدگی کا اظہار نہ کیا تھا۔ مگر یہ مختصر سا جملہ انہیں بتانے کے لئے کافی تھا کہ ان کے جملوں نے اسے متاثر نہیں کیا ہے۔

وہ تمام یک دم ہی سیدھے ہو بیٹھے۔

''جو حکم شہنشاہ!''

اب کے حاکم نے کہتے ساتھ تمام حالات رفتہ رفتہ اسے بتانا شروع کئے تھے۔

پھر وہ کہتا رہا اور لیتح عوف سنتا رہا۔

اس کی شاہی قبا تخت کے اطراف پوری طرح پھیلی اس کے وقار کی گواہی دے رہی تھی، اور وہ خود سنجیدگی کا مجسمہ بنا بیٹھا مکمل ان کی جانب متوجہ تھا۔ جبکہ اس کا چہرہ اس کی ذات سے چھلکتی اس سنجیدگی کا آئینہ دار تھا۔

پھر کچھ لمحات مزید حال سے ماضی میں تبدیل ہوئے، اور بلآخر حاکم نے اپنی بات مکمل کر کے ایک طویل سانس کھینچی۔

اب کے لیتح عوف کے تاثرات بھی ہلکے سے تبدیل ہوئے تھے۔

بہت کچھ تھا جو اس وقت اس کے ذہن میں چل رہا تھا، جبکہ اس کی اندر تک اترتی زیرک نظریں ان چاروں مردوں کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان میں سے تین کے فرزند اغوا ہو چکے تھے۔وہ تمام پریشان تھے، مگر پریشانی کے سِوا بھی ان کے چہروں پر کوئی جذبہ موجود تھا۔وہ جذبہ، جو نظر انداز کرنے لائق ہر گز نہ تھا۔

وہ ان تمام کو دیکھتا رہا اور دیکھتا رہا۔جبکہ دوسری جانب وہ چار حضرات تمام واقعات اس کے گوش گزار کرنے کے بعد اس کی طرف سے کسی دلاسے کے منتظر تھے۔

مگر وہ خاموش تھا۔

اب کے ضیغم نے اس کی مسلسل خاموشی پر نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھتے اس کی خاموشی کی وجہ جاننا چاہی۔اور بس یہ ایک ہی نظر اسے بتانے کے لئے کافی تھی کہ اس وقت لیتیح عوف کیا چاہتا تھا۔

وہ بے ساختہ اٹھے کندھوں کے ساتھ، مضبوط قدموں سے چل کر لیتیح کے نزدیک آیا اور چبوترے پر کھڑے ہو کر کرسیوں پر بیٹھے افراد کو مخاطب کیا۔

"شہنشاہ کو تمام حالات کا علم ہو چکا ہے۔اب آپ کے بچوں کی بازیابی کی ذمہ داری ہم پر ہے۔بے فکر رہیئے، ہم اپنی پوری کوشش کریں گے۔آپ بس دعا کیجئے کہ حالات ہمارے حق میں رہیں۔"

Clubb of Quality Content!

وہ کہتے ساتھ پیچھے ہٹا۔اور دوبارہ لییتح کی جانب چلا آیا۔

اوراب کے لییتح عوف کا برخاستِ نشست کا ارادہ ماپ کر حاکم بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

”آپ نے میری صاحب زادی کی مدد کر کے مجھ پر جو احسان کیا ہے وہ میں آپ کی مہمان نوازی کر کے اتارنا چاہتا ہوں۔مجھے امید ہے آپ میری رہائش گاہ پر قیام کر کے مجھے میز بانی کا شرف بخشیں گے،شہنشاہ۔“

حاکم نے نظریں جھکائے، جیسے اجازت طلب کی تھی۔ ضیغم ذرا چونکا۔گردن گھما کر لییتح کو دیکھا۔

Clubb of Quality Content!

جو خاموش تھا۔مگر پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے لییتح عوف نے زبان کو حرکت دی۔

”ضرور۔۔۔“

اسی پل لییتح کے لبوں سے یہ لفظ ادا ہوا اور ضیغم نے سختی سے لب کاٹے۔اس کی بیماری کا راز، راز رہنا چاہیئے تھا۔اس کے دشمن کم نہیں تھے،اگر کوئی یہ بات جان گیا تو؟

یہ سوچ ہی اسے پریشان کرنے کے لئے کافی تھی۔ مگر لیتھ مزید کچھ کہہ رہا تھا۔

"مگر مجھے اپنے آس پاس اس رہائش گاہ کے خادم اور دوسرے غیر ضروری لوگ نہیں چاہیئں۔"

اس کے لہجے میں تنبیہ سی تھی۔اور جہاں اس پل ضیغم نے سکون کی سانس لی تھی، وہیں حاکم کے گلے میں اس کے انداز پر گلٹی سی ابھر کر ڈوبی تھی۔

"جیسا۔۔۔آپ چاہتے ہیں ویسا ہی ہو گا۔ میں۔۔۔آپ کے قیام کے لئے رہائش گاہ کا جنوبی حصہ تیار کرواتا ہوں۔"

وہ اٹک اٹک کر کہتا الٹے قدموں پیچھے ہٹا۔ باقی تمام افراد بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔اور اب کے لیتھ عوف بھی ایک ادا سے اپنے تخت سے اٹھتا چبوترے سے نیچے اتر آیا تھا۔ ضیغم اس کے پیچھے تھا۔ جبکہ اس کی بھاری کام والی قیمتی قبا لہراتی ہوئی، زمین کو بوسہ دیتی اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

اور وہ خود اٹھے کندھوں اور تنی گردن کے ساتھ دونوں ہاتھ پیچھے کو باندھے، مغرورانہ چال چلتا، وسط میں بچھے سرخ قالین پر سیدھ میں قدم قدم آگے بڑھتا جا رہا تھا۔

حاکم، قاضی، مشیر اور ناظم ادب سے کھڑے ہو گئے تھے۔

اور شہنشاہ لیتح عوف اپنے شاہانہ ہالے کے ساتھ دیوان خانے سے باہر نکل آیا تھا۔

وہ چلتا تھا تو لوگ ٹھہر کر اسے دیکھا کرتے تھے۔ کچھ ایسی ہی مقناطیسی کشش رکھتی تھی اس کی شخصیت۔

پھر۔۔۔

وہ دونوں باہر آئے۔

باہر نکلتے ہی چند زینے تھے جن کے اختتام پر صحن کا آغاز تھا۔

اور انہی زینوں پر ضیغم نے اپنی بے چینی لفظوں کی صورت لبوں سے نکالی تھی۔

"کیا آپ واقعی یہاں قیام کرنے والے ہیں؟ مگر آپ کی حالت۔۔۔"

وہ اس کے نزدیک آ کر رکتا کہنے لگا۔ پر اپنی بات پوری نہ کر سکا اور خاموش ہو گیا۔

دوسری جانب، زینے پر اس کی طرف سے رخ پھیرے کھڑے لیتح نے اب کے نظروں کا زاویہ بدلتے اسے دیکھا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے ضیغم، حاکم واقعی میری مہمان نوازی کرنا چاہتا ہے؟"

یہ سوال نہیں تھا اور ضیغم یہ بات اچھے سے جانتا تھا۔ اس لئے وہ بنا کچھ کہے خاموش رہا۔ اور لیتیح کو بولنے دیا۔ جو کہہ رہا تھا کہ۔۔۔

"اسے خوف ہے کہ جس شخص نے بقیہ تین بچوں کو اغوا کیا ہے وہ اس کی بیٹی کے اغوا میں ناکامی کے بعد اس سے بدلے کی خاطر یہاں آئے گا۔ وہ مجھے یہاں ٹھہرا کر اپنی رہائش گاہ کو خطرے سے دور رکھنا چاہتا ہے۔"

وہ کہتے ساتھ ایک اور زینہ اتر کر اب صحن کی طرف جانے لگا تھا۔ ضیغم اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

"آپ کو لگتا ہے کوئی اس کی بیٹی کو اغوا کرنا چاہتا تھا اور یہ بات حاکم کو معلوم تھی؟"

ضیغم نے اچھنبے سے پوچھا۔

"مجھے ایسا لگتا نہیں ہے ضیغم، مجھے اس بات پر یقین ہے۔"

اور جواباً لیتیح کا لہجہ اتنا مضبوط تھا کہ پھر ضیغم کے پاس کوئی سوال باقی نہ رہا۔

Clubb of Quality Content!

''کچھ ہے جو وہ چاروں چھپا رہے ہیں۔اس لئے تم۔۔۔'' صحن کے وسط میں بنے فوارے کے پاس رکتا وہ مکمل اس کی جانب گھوما۔ ''ثروت خاتون کی سرائے جانے سے قبل ان تینوں جگہوں کا دورا کرو جہاں سے بچے اغوا ہوئے ہیں۔مجھے یقین ہے تمہیں ان جگہوں پر کچھ نہ کچھ ضرور ملے گا۔اس کے علاوہ۔۔۔'' وہ یک دم ہی ٹھہرا، جیسے ذہن میں کوئی سوچ گھوم رہی ہو۔ ''اس کے علاوہ یہ پتہ کرو کہ کیا حال ہی میں کوئی اور بچہ خر نامی سے اغوا ہوا ہے؟''

اب کے وہ دوبارہ رخ پھیرتا فوارے کی دھار کو دیکھنے لگا تھا۔اور اس گرتی دھار سے پیدا ہوئے شور کو سماعت میں اتارتے، اس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پھر کچھ کہنے کے لئے لب کھولے تھے۔

''آلتھس کے حکومتی اراکین کو یاد دلانے کا وقت آگیا ہے کہ شہنشاہ لیتح عوف لوٹ آیا ہے۔ اور اب انہیں غفلت کی نیند سے بیدار ہو جانا چاہیئے۔''

اس کے لہجے میں بلا کی سنجیدگی تھی۔ ضیغم اس کے ارادے کی پختگی پر کھل کر مسکرایا۔

Clubb of Quality Content

"میں ابھی ہی تفتیش پر نکلتا ہوں۔آپ کا حکم سر آنکھوں پر شہنشاہ!"

وہ عزم سے کہتا وہاں سے غائب ہونے کی خاطر گھوما، مگر پھر ٹھہر گیا۔ایک بار پھر لیتیح کے نزدیک آیا اور بولا۔

"آپ کی طبیعت۔۔۔اگر انہیں کچھ پتہ چل گیا تو؟"

چند لمحوں پہلے والی مسکراہٹ غائب ہوئی اور فطری فکر عود کر آئی۔

"اپنے رازوں کو راز کس طرح رکھنا ہے میں جانتا ہوں ضیغم۔"

لیتیح کا لہجہ مضبوط تھا۔اور اس لہجے کے بعد ضیغم کی ساری فکر ہوا ہو گئی تھی۔اگر لیتیح نے بند لفظوں میں بے فکر رہنے کا کہا تھا تو پھر یقیناً اس کے پاس کوئی لائحہ عمل ہو گا۔

یہ سوچتے ہی وہ اطمینان سے ایک بار پھر مسکراتا سرخ دھویں کی مانند فضا میں تحلیل ہوا۔

پیچھے فوارے کے پانی کی چاروں اطراف سے گرتی دھاروں پر نظریں ٹکائے کھڑے لیتیح عوف کی آنکھوں میں گہری سوچ کے سائے لہرا رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

عجیب اطلاعات:

وہ اپنے کمرے کے ساتھ ملحقہ بیٹھک میں جالی دار پردوں سے ڈھکے تخت پر گاؤ تکیے کے سہارے تشریف فرما تھا۔ جبکہ اس کے بعام خانے میں آنے سے انکار پر حاکم نے اس کی خاطر یہیں کھانا لگوادیا تھا۔اوراس سمے متعدد خادمائیں بیٹھک میں ایک طرف لگی میز پر اس کے لئے کھانا چن رہی تھیں۔

جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ تمام اپنے کام کے آخری مراحل میں ہیں تو اس نے یوں ہی بیٹھے، اپنے ہاتھ کو اشارتاً پردے کی جانب بلند کیا اور اس جادوئی اشارے پر وہ پردہ دونوں سروں سے یک بار گی کھلا۔

اور اس پردے کے کھلتے ہی اس کی پہلی غیر ارادی سی نظر میوے کی طشتری درست کرتی خادمہ کی ایک انگلی میں موجود جگمگاتے ہیرے کی انگوٹھی پر ٹھہری تھی۔

اس کی آنکھیں تعجب سے سکڑیں۔ایک عام خادمہ کے ہاتھ میں ایسی کسی نایاب چیز کا ہونا غیر معمولی تھا۔

Clubb of Quality Content

وہ چند پل اس انگوٹھی کو دیکھتا رہا جانچتی نظروں سے۔ پھر اس کی نگاہیں انگوٹھی سے ہوتی ہوئیں اس عورت کی آنکھوں پر جا کر رکیں۔

اداس آنکھیں، جن میں درد کی کوئی داستان رقم تھی۔

لیتھ نے نظریں پھیر لیں۔

اوراب کے وہ تمام، جس خاموشی سے وہاں آئی تھیں، اسی خاموشی سے جھکی نظروں کے ساتھ وہاں سے جا رہی تھیں۔ پیچھے لیتھ کی پیشانی پر شکنیں ابھری تھیں۔

اس نے ایک نگاہ میز پر موجود انواع واقسام کے کھانوں پر ڈالی، پھر سر جھٹک کر، کھڑا ہونے کا ارادہ باندھا، مگر ابھی وہ کھڑا ہونے کے قریب ہی تھا کہ اس کے عین مقابل اچانک سے سرخ دھواں سا ابھرا اور اگلے ہی لمحے ضیغم اس کی نظروں کے سامنے موجود تھا۔

”شہنشاہ!“

اس نے آتے ساتھ تعظیم پیش کی۔ اور لیتھ اس کی آمد پر اٹھنے کا ارادہ ترک کرتا دوبارہ سیدھا ہو بیٹھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

البتہ دوسری جانب، ضیغم کچھ متحیر دکھائی دیتا تھا۔وہ کبھی بیٹھک کی کھڑکی کے پار اترتی رات کو دیکھتا تو کبھی لییتح کے سلامت وجود کو۔ہاں مگر،اس حیرت میں خوشی کا رنگ بھی بہ خوبی شامل تھا۔

"شہنشاہ آپ۔۔۔"

وہ خوش گوار حیرت میں گھرا جوش و مسرت سے بولا۔اور لییتح اس کے خالص عقیدت مندانہ انداز کو محسوس کرنے کی چاہ میں ناکامی کے بعد نظریں پھیر گیا۔بعض اوقات احساسات کی غیر موجودگی کا وبال الگ طرح سے متاثر کرتا تھا۔

"یہاں قیام کرنے سے قبل میں نے نیلے محلول کا استعمال کیا تھا۔چند دن تک میری حالت سازگار رہے گی۔"

اس نے سنجیدگی سے یہ اطلاع اس تک پہنچائی اور مقابل کھڑا ضیغم لفظ "چند" پر اٹک سا گیا۔

"اور چند دن بعد؟"

اس سوال میں کوئی خدشہ سمایا ہوا تھا۔

"نیلا محلول ہر انسان زندگی میں ایک بار ہی استعمال کر سکتا ہے۔"

لیتھ کا لہجہ عام تھا۔ مگر ضیغم کی صورت بجھ سی گئی تھی۔

"اگر کوئی دوبارہ اس کا استعمال کرے تو؟"

وہ مایوسی سے پوچھ رہا تھا۔

"یہ ممکن نہیں، دوسری بار یا زیادہ استعمال پر وہ محلول بدن میں زہریلے مائع کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔"

اس کے جملے میں انکار کی کیفیت تھی۔ ضیغم سرد آہ بھر کر رہ گیا۔

پھر چند پل یوں ہی خاموشی کے ان کے درمیان حائل ہوئے، جنہیں لیتھ عوف کے لفظوں نے توڑا۔

"کیا اطلاعات موصول ہوئی ہیں تمہیں؟"

اسے اس موضوع سے ہٹانے کی خاطر لیتھ اصل بات کی طرف آیا تھا۔ ضیغم بھی کسی خیال کو دور دھکیلتا سیدھا ہوا۔ جیسے یک دم ہی اسے یاد آیا ہو کہ وہ یہاں آیا کس کام سے تھا۔

""شہنشاہ۔۔۔"اس نے آغاز کیا۔ تشویش کے عالم میں۔""میں نے اُن تمام جگہوں کا دورہ کیا ہے۔ کوئی خاص سراغ تو ہاتھ نہیں لگا، مگر کچھ تھا۔کچھ غیر متوقع۔ان تینوں جگہوں کی فضاؤں میں مجھے ایک ہی طرح کے احساسات کی آمیزش ملی ہے۔سوگواریت کا احساس، جیسے کوئی شدید غم زدہ حالت میں بین کرتا ہوا چل بسا ہو اور اس کے درد کی نحوست ان جگہوں کو دوبارہ بسنے نہ دینا چاہتی ہو۔حالاں کہ ان میں سے دو مقامات خرنامی شہر کے مصروف مقامات ہیں۔"

اختتام تک جا کر اس کی آنکھیں کسی سوچ کا عکس ظاہر کرنے لگی تھیں۔ لیتھ نے بھی اس کے ایک ایک جملے کو بغور سمجھتے کسی نتیجے پر پہنچنے کی خاطر ذہن پر زور ڈالا۔

البتہ وہ مزید کچھ کہہ رہا تھا۔

""اس کے علاوہ ایک حیران کر دینے والی بات یہ ہے کہ اغوا ہوئے دو بچے کم عمر جبکہ ناظم کا فرزند نوجوان ہے۔جو نا صرف جادو بلکہ جنگی تربیت میں بھی مہارت رکھتا ہے۔ایسے کسی فرد کو اغوا کرنا یقیناً آسان نہ رہا ہو گا(توقف کیا) یعنی۔۔۔"

""یعنی اس سب کے پیچھے جو بھی طاقت ہے وہ کوئی معمولی طاقت نہیں۔"

گہری سوچ میں گھرے لییتح نے ضیغم کا جملہ خود مکمل کیا۔اور ضیغم نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

"لگتا تو یہی ہے۔" وہ اس کی بات سے متفق تھا۔"پر تعجب مجھے اس بات پر ہے شہنشاہ کہ اگر وہ طاقت اتنی خطرناک ہے تو اس نے تمام امراء میں سے حاکم کی بیٹی کو چھوڑ کیوں دیا؟اور حاکم اپنی بیٹی کو اس منفی طاقت کی نگرانی کے باوجود شہر سے باہر منتقل کرنے میں کامیاب کیسے ہوا؟"

اس کے لہجے میں الجھن سی ابھری،اور یہی سوال لییتح کے ذہن پر بھی سوار تھا۔

"اور۔۔۔" چندپل خاموشی سے حالات کا جائزہ لینے کے بعد لییتح نے استفہامیہ ابرو اچکائے۔"اور کیا اطلاعات ملی ہیں؟"

اس کی پیشانی شکن زدہ تھی۔کیوں کہ ان تمام واقعات کا سرا اب تک اس کے ہاتھ نہ لگ پایا تھا۔

"اور یہ شہنشاہ کہ۔۔۔" ضیغم پھر شروع ہوا۔"حال ہی میں مزید کسی اغوا کی اطلاع تو نہیں ہے۔مگر پچھلے چند سالوں میں خرنامی میں کافی بچے اغوا ہوئے ہیں۔ان میں سے ایک بچہ

پچھلے برس ٹھیک اسی دن اغوا ہوا تھا جس دن رواں سال قاضی، ناظم اور مشیر کے بچے اغوا ہوئے ہیں۔"

ضیغم نے کہا اور اب کے پہلی بار لیتیح کی آنکھیں پوری کھلیں۔

"کون تھا وہ بچہ؟"

اس نے تیزی سے سوال داغا تھا۔

"اُس بچے کے بارے میں معلومات ناکافی ہیں۔"

ضیغم نے نفی میں سر ہلایا۔اور لیتیح ڈھیلا پڑ گیا۔

"اُس بچے کے بارے میں معلومات نکلواؤ ضیغم، مجھے لگتا ہے اس کی کہانی سے ہمیں کئی حیران کن نتائج ملیں گے۔"

اس کی آنکھوں میں گہری سوچ پنہاں تھی۔ جبکہ ضیغم نے جھٹ اثبات میں گردن ہلائی تھی۔

"میں مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

ضیغم نے کہا، پھر چند پل ٹھہرا رہا، لب کاٹے، اور کچھ کہنے کا ارادہ باندھ کر بھی خاموشی ہو گیا۔

''اور کچھ ؟''

لیتح نے اس کے انداز کو سمجھتے اسے اپنی بات مکمل کرنے پر ابھارنے کی خاطر سوال داغا۔

''دراصل شہنشاہ میں۔۔۔ ثروت خاتون کی سرائے گیا تھا۔'' اس نے جواباً لب کھولے، لیتح کی نگاہیں فوراً ہی اٹھی تھیں۔ ''شہزادی کی طبیعت کچھ ناساز تھی۔ ثروت خاتون نے کہا وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہیں، اس لیے میں واپس چلا آیا۔'' لیتح کی ضیغم پر جمی نظروں میں کسی احساس کی رمق جاگی۔ ''لیکن میں نے چند سپاہیوں کو سرائے کے باہر طعینات کر دیا ہے۔ شہزادی اکیلی نہیں ہیں۔''

اس کا آخری جملہ وضاحتی تھا۔ جیسے لیتح کی ناراضی کا خدشہ ہو۔ البتہ لیتح نے اسے سرزنش نہ کی تھی۔ کیوں کہ اسے اندازہ تھا کہ وہ ایک وقت میں ایک ہی کام انجام دے سکتا تھا۔

''بہتر !''

لیتح یک لفظی جواب دیتا اٹھ کھڑا ہوا اور کھانے کی میز کی طرف بڑھا۔ پیچھے ضیغم نے اس کے اچانک بدلتے تاثرات پر اسے آہستہ سے پکارا تھا۔

”شہنشاہ۔۔۔“تمہید باندھی، لیتح رک گیا۔”اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی طرف سے شہزادی کی عیادت۔۔۔“

”نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اپنا کام سنبھالو!“

اس نے اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی جھٹ انکار کر دیا تھا۔ ضیغم اس کی پشت کو تکتا رہ گیا۔ مگر چوں کہ اس کا حکم ٹال نہیں سکتا تھا، اس لیے نظریں جھکائے قدم قدم پیچھے ہٹنے لگا۔

”جو حکم!“

وہ کہتے ساتھ سرخ دھویں کی مانند فضا میں تحلیل ہوا تھا۔

اور اس خاموش کمرے میں چھوٹ گئے لیتح عوف کو نجانے کیوں یہ لگا تھا کہ اس کا دل بھاری ہوا ہے۔

وجہ؟

اگر اسے وجہ معلوم ہوتی تو وہ لیتح عوف نہ کہلاتا۔

اور اب کے، کھانے کی میز پر بیٹھ چکا وہ، بہ مشکل چند لقمے لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ دل و دماغ عجیب کشمکش میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اور وہ اس کشمکش کو کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا۔

اسے قطعاً اندازہ نہ تھا کہ وہ اس وقت کیا محسوس کر رہا ہے۔

یوں ہی بوجھل ہوتے اعصاب کو شانت کرنے کی خاطر وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔ باہر راہداری سے گزر کر باغیچے، اور پھر باغیچے کا چکر کاٹ کر رہائش گاہ کے جنوبی حصے کو عبور کر لینے کے بعد مرکزی صحن میں قدم رکھتا وہ پوری طرح غائب دماغ تھا۔

یہاں تک کہ وہ مرکزی صحن میں واقع تالاب کے اوپر بنے چھوٹے سے لکڑی کے پُل پر جا کھڑا ہوا۔ یہ پُل کسی راہ کو پار کرنے کی خاطر نہیں بلکہ رہائش گاہ کی تزین و آرائش کی خاطر بنایا گیا تھا۔

وہ اس پُل کے وسط میں کھڑا اپنے نیچے بنے تالاب میں پڑتا چاند کا عکس ملاحظہ کر رہا تھا۔ اگر اس سمے اس کے اعصاب بھاری نہ ہوتے تو یوں کسی اور کی رہائش گاہ میں پھرنا وہ قطعاً پسند نہ کرتا۔ مگر فی الحال اپنے مردہ وجود میں ہوتی ہلچل کو روکنے کا واحد ذریعہ اسے یہی سمجھ آیا تھا۔

پھر، وہ اس پُل پر کھڑا رہا کافی پل۔

تالاب میں پڑتا چاند کا عکس شہنشاہ لییتح عوف کو کسی بے نام جذبے کی قید میں جکڑا دیکھ کر مسلسل تلخی سے مسکرا رہا تھا۔

اور اوپر، بہت اوپر چمکتے ستارے اس کی حالتِ زار پر آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔

جبکہ نیچے واقع حاکم کی پوری رہائش گاہ اس سمے خاموشی کے حصار میں تھی۔

خاموش مگر تاریکی سے پاک۔

اور اسی تاریکی سے پاک رہائش گاہ کی جلتی قندیلوں نے بہت اچانک لییتح عوف پر رحم کھاتے ہوئے اس کے سامنے ایک نیا منظر کھول کر اسے اس کی بے چین کیفیت سے آزادی دلائی تھی۔

وہ منظر۔۔۔؟

تالاب کے پانی میں جھانکتا لییتح ذرا چونکا۔

اسے کچھ ہی دور مرکزی صحن کے پار، کمروں کے باہر بنی راہداری میں ہلچل سی محسوس ہوئی تھی۔ دو ہیولے سے تھے، جو رفتہ رفتہ اس کی نظروں کے ماحول سے آشنائی پانے پر واضح ہوتے جا رہے تھے۔

لیتح نے غور کیا، وہ کوئی مرد اور عورت تھے۔

اور ان پر پڑی پہلی ہی نظر اسے بتانے کے لئے کافی تھی کہ ان کے درمیان بحث جاری ہے۔

لیتح اس منظر میں زیادہ دلچسپی نہ لیتا اگر وہ مرد حاکم نہ ہوتا، اور وہ عورت کچھ دیر قبل اس کی میز پر کھانا لگانے والی خادمہ نہ ہوتی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

اسے جیسے ہی معاملات کی نوعیت کا اندازہ ہوا، اس نے نفی میں سر ہلایا۔ بلآخر اسے اس خادمہ کے ہاتھ میں موجود قیمتی انگوٹھی کا راز سمجھ آ گیا تھا۔

اور اب کے اس کی اخلاقیات اسے مزید وہاں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دے رہی تھی۔ اس نے نظریں اُس منظر پر سے پھیر لیں، جہاں حاکم اب اس سسکتی خادمہ کو کندھے سے لگائے کچھ کہہ رہا تھا۔ پھر مزید ٹھہرے بنا پُل سے اترتا چلا گیا۔

لیکن۔۔۔

اس واقعے نے اس کے ذہن پر اچھا تاثر ہرگز نہیں چھوڑا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

کہانی کا سرا:

دو روز پر لگا کر اڑے، اور ہماری کہانی تیسرے دن میں داخل ہوئی۔ اُس دن میں جب صبح کے وقت ضیغم، لیتح عوف کی بیٹھک میں اس کے تخت کے سامنے کھڑا اسے نئی اکٹھی کی گئی معلومات فراہم کر رہا تھا۔ اور لیتح بغور اسے سن رہا تھا۔

مگر ابھی وہ اصل معاملات کی طرف جاتا کہ حاکم کی خادمائیں لیتح کا ناشتہ لئے چلی آئیں۔

ضیغم خاموش ہو گیا۔

اور اب کے وہ خادمائیں میز پر اس کے لئے کھانا چن رہی تھیں۔

لیتح نے نگاہیں پھیر کر دیکھا، وہ خادمہ آج بھی ان تمام کے درمیان موجود تھی۔

پھر وہ چند پل یوں ہی غور سے اسے دیکھتا رہا، جس کی آنکھیں شدید گریہ وزاری کی اَن کہی داستان سنا رہی تھیں۔

وہ عورت اتنی اداس کیوں رہتی تھی آخر؟

اسے یاد تھا اُس رات بھی وہ حاکم سے بحث کے دوران مسلسل رو رہی تھی۔

وہ اس عورت کو دیکھتا رہا، اور دیکھتا رہا۔

دوسری جانب، مقابل کھڑے ضیغم کے لئے لیتھ کی طرف سے ایسی کسی حرکت کا سرزد ہونا ناقابلِ قبول اور غیر متوقع تھا۔ اس کی آنکھوں میں نجانے کیوں مگر ناپسندیدگی ابھری۔

یہاں تک کہ وہ تمام اپنا کام پورا کر کے واپس جانے کے لئے مڑ گئیں، اور پھر باہر نکلتی چلی گئیں۔

اسی پل لیتھ، ضیغم کے تاثرات سے یکسر لاعلم اپنی جگہ سے اٹھتا، بیٹھک کی اُس کھڑکی کی جانب بڑھا تھا، جو برآمدے کی طرف کھلتی تھی۔ اور اب کے وہ اس کھڑکی کے پردے سَر کائے باہر جھانک رہا تھا۔ جہاں وہ عورت اپنی کسی ساتھی خادمہ سے کچھ کہہ رہی تھی۔

"شہر کے حالات خراب ہیں، تمہاری بیٹی اور بیٹا مکتب جاتے ہیں۔ پر اپنے بیٹے کو یوں تنہا مت چھوڑا کرو۔ اسے اپنی نگرانی میں واپس لایا کرو۔"

ان الفاظ میں کچھ کھو جانے کا کرب تھا۔

لیتح کی سماعت میں اُس کا یہ جملہ گونجا۔ اور اس کے دماغ کا کوئی بند دریچہ جھٹکے سے کھلا۔

اب کے وہ ٹھہرے بنا، آہستہ سے پردہ برابر کرتا پلٹ گیا تھا۔ اور پلٹتے ساتھ ہی اس کی نگاہ ضیغم پر پڑی تھی، جو آنکھوں میں نجانے کس بات کی خفگی لئے اسے تک رہا تھا۔

"کیا؟"

لیتح نے اس کے غیر معمولی انداز پر سوالیہ ابرو اچکائے۔ جیسے پوچھ رہا ہو: "تمہیں کیا ہوا ہے؟" پھر واپس اپنے تخت پر جا کر براجمان ہو گیا۔

اور اس سوال پر تو جیسے ضیغم کی مایوسی اور انتہا کو پہنچی تھی۔ وہ چند پل خاموش رہا پھر کلستا ہوا بولا۔

”میں نے مانا کہ وہ خادمہ خوب صورت تھی۔ مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ آپ شہزادی سے بے وفائی کریں۔“

وہ کیا کہہ رہا تھا؟

لیتح کو پل بھر لگا تھا اس جملے کو سمجھنے میں۔ اور جیسے ہی اس جملے میں چھپا مفہوم اس پر آشکار ہوا، اس نے ایک شعلہ بار نگاہ ضیغم پر ڈالی۔ جو اس نگاہ کی تاب نہ لاتا خشک حلق کو تر کرنے لگا تھا۔ مگر اپنی جگہ سے ہلا نہ تھا، جیسے واقعی لیتح سے جراح کا ارادہ ہو۔

”آپ۔۔۔“

”آج کل تمہیں شہزادی سے کچھ زیادہ ہمدردی ہوتی جا رہی ہے ضیغم۔“

وہ مزید کوئی الزام اس کے سر ڈالتا اس سے پہلے ہی اس نے اُسے لگام ڈالنے کی خاطر اپنا مخصوص سفاک لب و لہجہ استعمال کیا۔

مگر ضیغم پر تو جیسے اس کے لہجے کا اثر ہی نہ ہوا تھا۔

”جتنی اچھی شہزادی ہیں، انہیں نظر انداز کرنے کی ہمت کوئی ”سنگ دل“ ہی کر سکتا ہے۔“

اس کا واضح اشارہ کس طرف تھا لیتیح کو بہ خوبی سمجھ آیا تھا۔اس کی آنکھوں سے پھوٹتے شعلے میں اضافہ ہوا۔

نجانے آج ضیغم میں اتنی جرأت کہاں سے پیدا ہو گئی تھی؟

"اصل مدعے پر آؤ ضیغم!"

مزید اس کے پاگل پن کو برداشت کرنے کا ارادہ ترک کرتے اس نے سختی سے کہا۔اور اب کے ضیغم اس کے طیش کو مزید دعوت دیئے بنا متحرک ہوا تھا۔

"شہنشاہ۔۔۔"اس نے گفتگو کا رخ بدلتے آغاز کیا،اور یک دم ہی ماحول کا ہلکا پن کہیں تحلیل ہوا،اور فضاؤں نے پراسراریت کی چادر اوڑھ لی۔"اطلاع یہ ہے کہ پچھلے چند سالوں میں اغوا ہوئے بچوں کی بازیابی کی خاطر تسلی بخش اقدامات نہیں کئے گئے۔"اس جملے پر لیتیح نے ہاتھ کی مٹھی بند کر کے کھولی تھی۔"باقی، جس بچے کی معلومات آپ کو درکار تھیں اس بچے کے بارے میں صرف اتنا جاننے کو ملا ہے کہ اس کے اغوا کی شکایت سب سے پہلے اس کی ماں قاضی کے پاس لے کر گئی تھی۔جب معاملہ قاضی سے حل نہ ہوا تو پھر اس نے ناظم، حاکم اور حاکم کے مشیر کے درباروں کے کئی چکر کاٹے مگر انصاف نہ مل سکا۔"

ضیغم خاموش ہوا اور لیتیح کے چہرے پر پھیلے نا قابلِ فہم تاثرات دیکھے۔

"کون تھی وہ عورت؟"

اسی پل لیتیح نے نیا سوال داغا تھا۔

"معلوم نہیں، کیوں کہ کسی نے کبھی اس چادر میں لپٹی عورت کا چہرہ نہیں دیکھا۔" ضیغم نے نفی میں سر ہلایا۔ "مگر پچھلے ایک ماہ سے وہ غائب ہے۔ آخری بار اسے حاکم کے دربار میں دیکھا گیا تھا، اور اُس دن وہ حاکم سے کہہ کر گئی تھی کہ وہ شہنشاہ کے دربار میں اس کے خلاف عرضی دے گی۔"

ضیغم کی آواز آخر تک جا کر مدھم ہو گئی تھی۔ اور لیتیح نے ضبط سے لب بھینچے تھے۔

"اُس عورت کو کھوجو ضیغم، ہمارے بہت سے جوابات کا انحصار اس کے ملنے پر ہے۔"

وہ کہہ ضیغم سے رہا تھا مگر نگاہیں دور کسی غیر مرئی نقطے کو تک رہی تھیں۔ جبکہ آنکھیں سرد تاثرات کی آماج گاہ بن چکی تھیں۔

"کیا آپ کو لگتا ہے ان امراء کے بچوں کے اغوا میں اس عورت کا بھی حصہ ہے؟"

ضیغم کو لیتح کے شبہات سمجھ نہ آئے تھے۔

"ممکن ہے ایسا ہو، اور ممکن ہے ایسا نہ ہو۔" اس نے نگاہیں پھیر کر اسے دیکھا۔ "یہ تمام راز اُس عورت کے ملنے کے بعد ہی کھل سکتے ہیں۔"

لیتح نے کہا اور ضیغم نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"باقی۔۔۔" ابھی ضیغم کے پاس اور بھی باتیں تھیں۔ "حاکم کی صاحب زادی اپنے ننھیال صحیح سلامت پہنچ چکی ہے۔ ہمارے سپاہی وہاں بھی اس کی نگرانی پر مامور ہیں۔ لیکن۔۔۔" اب کی بار اس نے آواز بے حد آہستہ کی تھی۔ "ہماری توقع کے برعکس حاکم کی رہائش گاہ پر سکون ہے۔ کسی دشمن نے یہاں گھات نہیں لگائی، اور حاکم کی بیٹی بھی محفوظ ہے۔ اگر کسی نے واقعی امراء سے انتقام کا ارادہ کیا ہے تو حاکم کی بیٹی کو کیوں چھوڑ دیا؟"

ضیغم اس سوال پر ایک بار پھر اٹک گیا تھا۔ مگر مقابل بیٹھے لیتح کے تاثرات اب کی بار تبدیل ہوئے تھے۔

وہ آہستگی کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھا اور قدم قدم چلتا ضیغم کے نزدیک آیا۔ پھر اپنی آواز کو سرگوشی میں ڈھالتا ہوا بولا۔

''کیوں کہ حاکم کا بچہ پہلے ہی اغوا ہو چکا ہے۔''

لییتح کا لہجہ سرسری تھا۔ مگر ضیغم کو اس جملے نے پل بھر کے لئے اپنی ہستی پر شک کرنے پر مجبور کیا تھا۔

''کک۔۔۔ کیا مطلب؟ حاکم کا تو کوئی بیٹا نہیں۔''

جو پہلا خیال اس کے ذہن میں آیا تھا وہ اسے اب تک واضح شکل نہیں دے پا رہا تھا۔

''جس عورت کو تھوڑی دیر قبل تم نے دیکھا، وہ حاکم کی عورت ہے، شاید کوئی خفیہ زوجہ یا محبوبہ۔ اور اس کا بچہ اغوا ہو چکا ہے۔''

یہ کہتے سمے لییتح کی نگاہوں کے سامنے حاکم اور اس عورت کے تمام مناظر گھوم گئے تھے۔ وہ لمحہ بھی جب وہ عورت اپنی ساتھی خادمہ سے اپنے بچوں، خصوصاً ''بیٹے'' کا خیال رکھنے کا کہہ رہی تھی۔

لییتح عوف کے دماغ نے جو راز کھوجا تھا، وہ اُس ایک جملے سے مکمل کہانی بن کر ایک بڑی گتھی سلجھا گیا تھا۔

دوسری جانب، ضیغم چند پل کچھ کہنے کے قابل نہ رہا تھا۔

یہ بات اگر کسی اور نے اُس سے کہی ہوتی تو اس میں لازمی شک کی گنجائش ہوتی۔ مگر لیتھ کی جمع تفریق کے غلط ثابت ہونے کا امکان بہت کم تھا۔

چند لمحات کے لئے وہ واقعی اس کے گہرے مشاہدے کا قائل ہوا تھا۔

"یعنی۔۔۔ یہ انتقام ہی ہے۔" بہت دیر بعد وہ الجھے ذہن کے ساتھ خواب کی سی کیفیت میں بولا۔ "حاکم کو یقیناً اپنی ایک اولاد کے بعد دوسری کے اغوا کا خوف لاحق ہوگا اور اسی باعث اس نے اپنی بیٹی کو شہر سے روانہ کر دیا۔ مگر اصل شکار اس کی بیٹی کبھی تھی ہی نہیں۔"

رفتہ رفتہ اسے بات سمجھ آنے لگی تھی۔

لیتھ نے بس سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ پھر کافی دیر سے سجی ناشتے کی میز کی جانب بڑھا۔ مگر اگلے ہی پل نجانے کیوں واپس رکا، پیچھے آیا اور ضیغم کی جانب کچھ کہتی نظروں سے دیکھا۔

اور اس کے دیکھنے میں کچھ ایسا تھا کہ ضیغم نے گہری سانس بھری، کیوں کہ اسے اندازہ ہو گیا تھا وہ کیا جاننا چاہتا ہے۔

Clubb of Quality Content

"شہزادی کی طبیعت سنبھلی نہیں ہے۔وہ دو روز سے اپنے کمرے ہی میں مقیم ہیں۔"

اب کے اس نے اس کی مطلوبہ اطلاع اس تک پہنچائی اور لیتھ کا اطمینان پل میں رخصت ہوا۔لینہ یارا ایسی شخصیت نہ تھی جو طبیعت کی خرابی پر کمرے میں قید ہو جائے۔

اسے کہیں کسی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

"ثروت خاتون کی طرف چلو!"

بظاہر عام سے لہجے میں یہ حکم سنایا گیا تھا۔مگر اس جملے کے پیچھے کئی ایسے جذبات مخفی تھے،جو اسے کہنے والے کے لئے بھی بھید کی مانند ہی تھے۔

Clubb of Quality Content

اور پھر اسی کے ساتھ ضیغم اور لیتھ وہاں سے غائب ہوئے تھے۔

پیچھے،میز پر سجا ناشتہ ہنوز اپنے کھائے جانے کا منتظر تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہزادی:

ثروت خاتون کی سرائے،

اور اس سرائے میں گونجتی لییتح کے قدموں کی دھمک۔

دھمک، جس نے باورچی خانے میں کام کرتی ثروت خاتون کو باہر آنے پر مجبور کیا تھا۔

اوراب کے وہ مطعم کی ایک میز سنبھالے بیٹھے لییتح عوف،اوراس کے ٹھیک پیچھے ایستادہ ضیغم کے مقابل ہاتھ باندھے کھڑی تھیں۔ جبکہ ان کا چہرہ نجانے کیوں مگر سپید پڑتا جارہا تھا۔

دوسری جانب، باورچی خانے کے دروازے کی اوٹ میں چھپی سارہ خاتون باہر جھانکتیں، آلتھس کے شہنشاہ کی دید میں مگن تھیں، جو ثروت خاتون سے لینہ کے بابت دریافت کرنے آیا تھا۔

"کیا ہوا ہے اُسے ؟"

اس کی نظریں ثروت خاتون کے چہرے کا طواف کررہی تھیں۔اور ثروت خاتون میں اس سے نظریں ملانے کی ہمت نہ تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ۔۔۔وہ بیمار ہیں۔"

لڑکھڑاتے لہجے میں انہوں نے کہا۔ لییتح کی آنکھیں اس جواب پر کچھ چھوٹی ہوئیں، جیسے اس نے ثروت خاتون کے تاثرات کا باریک بینی سے جائزہ لینا چاہا ہو۔

"میں ملنا چاہتا ہوں اس سے۔"

اگلے ہی لمحے اپنے تجزیے کے مکمل ہونے پر وہ اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"شش۔۔۔شہنشاہ آپ ان کے کمرے میں نہیں جا سکتے۔"

ثروت خاتون بوکھلا کر آگے آئی تھیں۔ اور اوپری منزل کی طرف بڑھنے کے ارادے سے رخ پھیر چکے لییتح نے گردن گھما کر ثروت خاتون کو اس انداز میں دیکھا تھا جیسے کہہ رہا ہو: کیا کوئی مجھے روک سکتا ہے؟

"مم۔۔۔میرا مطلب تھا شہزادی آرام کر رہی ہیں۔ آپ کا یوں جانا مناسب نہیں ہوگا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ثروت خاتون نے کمزور لہجے میں وضاحت دینا چاہی۔اور لیتیح کے پر سکون تاثرات تیزی سے تبدیل ہوئے۔وہ ہر گزاس کے کمرے میں جانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا،اسے بس ثروت خاتون کا ردِ عمل دیکھنا تھا۔

اور اپنی توقع کے عین مطابق آئے ردِ عمل پر وہ آہستہ سے دوبارہ پلٹا،قدم قدم چلتا ثروت خاتون کے سامنے آیا،جو انگلیاں مروڑ رہی تھیں۔پھر ان کے چہرے پر نظریں گاڑے بولا۔

"وہ کہاں ہے ثروت خاتون؟"

یہ سوال نہیں تھا۔بلکہ لیتیح عوف کی نگاہ میں ان کے مجرم ہونے کا ثبوت تھا۔ان کے ہاتھوں میں کپکپی سی طاری ہوئی۔

"شش۔۔۔شہنشاہ وہ۔۔۔"

انہوں نے ایک بار پھر کوشش کرنی چاہی مگر۔۔۔

"مجھے صرف سچ سننا ہے۔"

وہ اس تیزی سے بولا کہ ان کے الفاظ لبوں پر ہی قید رہ گئے۔آگ سی تھی اس کے لہجے میں جس کی شدت سے ثروت خاتون کو اپنا وجود جھلستا محسوس ہو رہا تھا۔

"معاف کر دیں شہنشاہ۔۔۔" اسی پل، بس اسی پل ان کے ہاتھ ڈھیلے ہو کر پہلو میں آن گرے، جیسے انہوں نے ہار مان لی ہو۔جبکہ آنکھوں میں نمی جھلملائی۔"شہزادی نے مجھے اپنا ہم راز بنایا تھا۔میں ان کا بھروسہ نہیں توڑ سکتی تھی۔مگر۔۔۔" تمہید باندھی، لیتھ عوف کے بدن کارواں رواں کان بن گیا۔"وہ۔۔۔وہ یہاں ہنسوں کا شہر دیکھنے نہیں آئی تھیں بلکہ عظیم جادو گر دُرید (Duraed) سے ملنے آئی تھیں۔"

انہوں نے گیلی سانس کھینچتے یہ اطلاع لیتھ تک پہنچائی اور پل بھر کے لئے لیتھ کے اطراف ہر چیز ساکت ہو گئی۔

جبکہ پیچھے کھڑا ضیغم جھٹکے سے سیدھا ہوا تھا۔

"درید۔۔۔ عظیم جادو گر دُرید۔" ضیغم تیزی سے بولا۔"اس سے ملنے کی بس ایک صورت ہے کہ ارواح کے مسکن (ایک بستی کا نام) سے چاندی کی شمشیر لائی جائے۔اور یہ کام آج تک کوئی نہیں کر سکا ثروت خاتون۔آپ نے انہیں روکا کیوں نہیں؟"

ضیغم کے لہجے میں تشویش کا جہاں آباد تھا۔

اور اس کی بلند آواز اس سرائے کی دیواروں سے ٹکراتی گونج بن کر ابھری تھی۔

”میں نے روکنے کی کوشش کی تھی، مگر۔۔۔“

ثروت خاتون ندامت و تاسف سے کہتی خاموش ہو گئیں۔

دوسری جانب، کب سے خاموش کھڑے لیتیح عوف کی زندگی کا سارا سکون غارت ہو چکا تھا۔

”کیوں۔۔۔“ اس نے اسی کیفیت میں بلآخر لب کھولے۔”کیوں ملنا چاہتی تھی وہ دُرید سے؟“

اس کی زبان اس انداز میں محوِ کلام تھی جو اس کی طرف سے غیر متوقع تھا۔ جبکہ آنکھوں کی ساخت پر سرخی کی لکیر بننا شروع ہو چکی تھی۔

اور اس سوال پر ثروت خاتون کے چہرے پر رقت طاری ہوئی۔ تمام الفاظ ذہن میں گڈ مڈ ہونے لگے۔

انہوں نے اپنی ویران نگاہوں سے لیتھ عوف کو دیکھا، جس کی آنکھوں میں سرخی گھلنے لگی تھی۔ پھر کئی ایک گہری سانسیں کھینچیں۔

"آپ۔۔۔" اب کے انہوں نے اپنی ساری ہمت جمع کر کے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔ "آپ کی خاطر، آپ کے جادو کا توڑ ڈھونڈنے کی خاطر۔"

وہ بے اختیار سسک پڑیں۔ اور لیتھ عوف کے قلب تک جاتی تمام رگوں میں دوڑتا قرمزی مائع تھم گیا۔ البتہ ثروت خاتون مزید کچھ کہہ رہی تھیں۔

"شاید آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ آلتھس آپ کا کوئی احسان اتارنے کی خاطر آ رہی تھیں۔ یہاں آنے سے قبل ہی ان کا ارادہ دُرید سے ملنے کا تھا، اور جب آلتھس واپسی پر انہیں دُرید کے شہر، خُرنامی آنے کا موقع ملا تو انہوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھانا ضروری جانا۔"

کسی بوجھ کا اثر تھا جو ثروت خاتون کو نڈھال کر رہا تھا۔ اور لیتھ کے پاس اب تمام الفاظ ختم ہو گئے تھے۔ لب یوں سِلے تھے جیسے کبھی کھلنے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں۔

بظاہر سب ٹھیک تھا۔ مگر اس کی آنکھیں، اس کی سرخ پڑ چکی آنکھیں خون اُگلنے کے لئے بے تاب تھیں۔

کچھ تو تھا، جو اس لمحے میں تبدیل ہوا تھا۔

کسی احساس کے ابتدائی مراحل پر اٹکا دل ایک دم سے درمیانی مرحلے میں داخل ہو گیا تھا۔ اور اس کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر تیز ہوتی جا رہی تھی۔

اس نے سب سے نظریں پھیر لیں، اور تیزی سے باہر نکلتا چلا گیا۔ مگر باہر کی راہ پر درمیان میں آئے باورچی خانے کے نزدیک سے گزرتے اس کی ایک بلا ارادہ سی نظر باورچی خانے کے دروازے پر ایستادہ سارہ خاتون پر پڑی تھی۔ جسے فوراً ہی پھیرتا وہ سرائے کے خارجی راستے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ پیچھے ضیغم بھی قریباً بھاگتا ہوا سرائے سے باہر نکلا تھا۔

Clubb of Quality Content!

"شہنشاہ! شہنشاہ!"

وہ عقب سے اسے پکارتا اس کے نزدیک آ کر رکا اور اسی پل لیتھ عوف جھٹکے سے اس کی طرف پلٹا۔

"یہاں کے معاملات سنبھالو ضیغم، میں جلد واپس لوٹوں گا۔"

بے تاثر چہرہ اور جذبات کی شدت کے مارے لہو چھلکاتی آنکھیں۔

ضیغم نے تاسف سے اسے دیکھا۔

''شہزادی ارواح کے مسکن گئی ہوں گی شہنشاہ، اور اس بستی کو کوئی بھی ایسا شخص نہیں ڈھونڈ سکتا جس کے دل میں معمولی سا بھی منفی جذبہ ہو۔''

اس نے جیسے اسے حقیقت یاد دلانی چاہی تھی۔

''لینہ یارا نے میری خاطر خود کو موت کے منہ میں دھکیلا ہے۔اب چاہے پورا آلتھس ہی کیوں نہ الٹنا پڑے، میں اس بستی کو ڈھونڈ کر نکالوں گا۔''

اس کے غضب پر اس لمحے اس کا مخفی جذبہ غالب آگیا تھا۔ ورنہ لیتح کی زبان اس قدر واضح جملے کا انتخاب ہر گز نہ کرتی۔

مقابل کھڑے ضیغم کے کچھ کہنے کا ارادہ کرتے لب اس جملے پر بند ہو گئے۔ اگر کوئی اور لمحہ ہوتا تو اسے اس جملے پر خوشی ہوتی، مگر فی الحال وہ اس مسرت کو محسوس کرنے کی حالت میں نہ تھا۔

دوسری جانب، لیتح مزید کچھ بھی کہے بنا وہاں سے نکل گیا تھا۔

Clubb of Quality Content

پیچھے ضیغم، تھکان زدہ سانس بھر کر رہ گیا۔

خیر۔۔۔

لینہ یارا کی خاطر بربادی مول لینا لیتھ عوف کی پرانی عادت تھی۔

جاری ہے!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842